۵۔ نفقہ

نفقہ کے فقہی معنی شوہر کا اپنی بیوی کو کھانا، لباس، دوا، رہائش اور دیگر ضروریات فراہم کرنا ہے۔
قرآن وسنت کی رو سے بیوی کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرہ: ۲۳۳)

ترجمہ: جس کا بچہ ہے اس پر ان (کی ماؤں) کا رزق اور کپڑا معروف طریقہ کے مطابق لازم ہے۔
نیز فرمایا:

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ
لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ
حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ " (سورۃ الطلاق آیت ۶)

ترجمہ: ان کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے ان کو نہ ستاؤ، اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو، جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔

مزید ارشاد فرمایا:

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ
مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا " (الطلاق: ۷)

ترجمہ: خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اسے مکلف نہیں کرتا۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
تمہارے اوپر متعارف طریقے پر تمہاری عورتوں کا رزق اور لباس لازم ہے۔

۵-۱ - نفقے کے لازم ہونے کا سبب

شوہر پر بیوی کے نفقے کا سبب ازدواج ہے ، مگر محض نکاح سے نفقہ لازم نہیں ہوتا بلکہ نفقہ
لیے بیوی کا تسلیم نفس کرنا بھی ضروری ہے - یعنی جب عورت مرد کی قید اختیار میں آجاتی ہے تو مرد کے ذمہ
ہو جاتا ہے - لیکن اس ضمن میں اصول یہ ہے کہ اگر مرد خود اپنی کسی مجبوری کی بنا پر عورت کو پاس نہ رکھ سکے
قربت کے قابل نہ ہو - یا اپنی خواہش سے عورت کو اپنے پاس نہ رکھے تو اس سے عورت کے حق نفقہ پر کوئی
شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ معروف طریقے سے پیش آئے اور حسن سلوک کا ثبوت دے
آسائش اور نفقے کا خیال رکھے -

اگر کسی مرد کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اسے چاہیئے کہ منجملہ دیگر امور کے نفقہ کے معاملے میں بھی انصاف
قائم کرے - باکرہ ، ثیبہ ، مسلمان یا کتابیہ میں کوئی فرق نہ کرے اور ایک عورت کو دوسری پر ترجیح نہ دے
سے کوئی زوجہ صحت مند ہو یا بیمار ، حائضہ ہو یا غیر حائضہ -

۵-۲ - شرائط وجوب

مرد پر حسب ذیل صورتوں میں اپنی زوجہ کا نفقہ واجب ہے :

(۱) جب نکاح صحیح ہو -
(۲) عورت نے خود کو مرد کے اختیار میں دے دیا ہو -
(۳) بیوی صحبت کے قابل ہو -
(۴) بیوی اپنے باپ کے گھر میں مقیم ہو اور شوہر بغیر کسی جائز وجہ کے اپنے گھر نہ بلاتا ہو -
(۵) عورت بر بنائے عدم ادائیگی مہر معجل یا کسی دیگر جائز سبب کی بنا پر شوہر کے گھر آنے سے انکار
صحبت ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو -

۵-۳ - نفقے کا عدم وجوب

حسب ذیل صورت میں مرد پر عورت کا نفقہ واجب نہ ہوگا :

(۱) بیوی کم عمر ہو اور فطری تعلق کے قابل نہ ہو - لیکن اگر بیوی پاگل ہو جائے یا اس قدر عمر رسیدہ
کہ فطری تعلق کے قابل نہ رہے تو نفقہ کا وجوب قائم رہے گا -

(۲) عورت اس قدر بیمار ہو کہ بعد عقد رخصت ہو کر مرد کے گھر نہ آ سکتی ہو، لیکن اگر شوہر کے گھر میں بیمار ہو تو نفقہ واجب ہو گا۔

(۳) بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لیے چلی جائے۔

(۴) بیوی ملازم ہو اور شوہر کے منع کرنے کے باوجود گھر سے باہر رہتی ہو۔

(۵) بیوی قید میں ہو، البتہ شوہر کے قید میں ہونے کے سبب عورت اپنے نفقے کے حق سے محروم نہ ہوگی

(۶) بیوی ناشزہ (نافرمان) ہو اور شوہر کی اجازت کے بغیر بلا وجہ جائز اس کے گھر سے نکل جائے یا اگر مکان عورت کی ملکیت ہو تو شوہر کو مکان میں داخل ہونے اور اپنے ساتھ رہنے سے منع کرے۔

عورت اگرچہ ناشزہ (نافرمان) ہو مگر شوہر کے گھر میں رہتی ہو تو بغرض نفقہ ناشزہ نہیں کہلائے گی خواہ وہ مرد کو ہم بستر ہونے سے منع کرتی ہو۔

(۷) اگر نکاح فاسد میں وطی بالشبہ کی صورت میں فساد نکاح ظاہر ہو جائے، اس وقت سے نفقہ لازم نہیں رہے گا۔

(۸) بیوی بلا وجہ جائز شوہر سے علیحدہ رہے یا اس کے ساتھ دوسرے شہر جانے سے انکار کرے۔ الا یہ کہ مہر معجل ادا طلب ہو یا کوئی معاہدہ جائز مابین فریقین موجود ہو۔

(۹) بیوی مرتد ہو گئی ہو۔

(۱۰) تفریق عورت کی معصیت کے سبب واقع ہوئی ہو۔

(۱۱) بیوی بوجہ خاوند کی وفات عدت میں ہو۔ البتہ اگر بیوی حاملہ ہو تو وضع حمل تک نفقہ لازم ہو گا۔